بسم اللہ الرحمن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۰ | ۲۴ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش | ۹ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ | ۲۴ جون ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۴۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق سوا نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی شکایت رہتی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کو کل شام کے وقت ہیٹ سٹروک کا شدید حملہ ہو گیا آج ۹½ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ آپ کو اس وقت ضعف ہے۔ احباب حضرت ممدوح کی صحت کے لئے دعا کریں۔

افسوس میاں مہر دین صاحب خادم مسجد محلہ دارالرحمت نے چند روز بیمار رہنے کے بعد آج وفات پائی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

الفضل قادیان ۹ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ

صوبیدار خوشحال خان صاحب کا واقعہ قتل اور حکومت صوبہ سرحد

صوبیدار خوشحال خان صاحب کے واقعہ قتل نے جماعت احمدیہ میں غم و غصہ کے جو جذبات پیدا کر دیئے ہیں۔ ان کا کسی قدر اندازہ ان قراردادوں سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو مختلف جماعتوں نے اپنے غیر معمولی جلسوں میں پاس کر کے اعلےٰ اور ذمہ وار حکام کو بھیجیں اور "الفضل" میں شائع ہو رہی ہیں۔ یہ غم و غصہ نہ صرف اس لئے ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ ہمارے ایک مخلص اور قابل بھائی کو بلا وجہ۔ اور بلا قصور وحشیانہ ظلم و ستم کا نشانہ بنا دیا گیا۔ بلکہ اس لئے بھی۔ کہ اس موقعہ پر قاتلوں نے ایک ایسی تحریر چھوڑی ہے۔ جو حکومت اور جماعت احمدیہ دونوں کے لئے چیلنج ہے۔ اس چیلنج کا جہاں تک تعلق جماعت احمدیہ سے ہے۔ اس کے متعلق تو ہم ایک گزشتہ پرچہ میں لکھ چکے۔ اور بتا چکے ہیں۔ کہ "نادان ظالم سمجھتے ہیں۔ کہ اس طرح وہ احمدیت کا خاتمہ کر دیں گے۔ اور احمدیت کی ترقی کو خوف اور دہشت پیدا کر کے روک دیں گے لیکن انہیں کیا معلوم کہ شہید ہونے والے احمدی کے خون کا ایک ایک قطرہ احمدیت کی ترقی کے لئے کھاد کا کام دیتا ہے۔ اور شہادت کا ہر واقعہ ہر احمدی میں از سر نو شوق شہادت پیدا کر دیتا ہے"۔ اب ہم اس چیلنج کا حکومت کے ساتھ جو تعلق ہے۔ اس کے بارے میں کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

قاتلوں نے واردات قتل کے سلسلہ میں جو تحریر چھوڑی ہے۔ وہ حکومت کے لئے کھلا چیلنج ہے۔ کہ حکومت کے کسی قانون اور کسی انتظام کی انہیں کوئی پروا نہیں۔ اور حکومت ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ وہ نہ صرف جماعت احمدیہ کے ایک معزز فرد کو قتل کرتے ہیں بلکہ یہی کہہ دیتے ہیں کہ وہ یا تو تمام احمدیوں سے ان کا مذہب چھڑا دیں گے۔ یا سب کو قتل کر دیں گے۔ حکومت کے ایک امن پسند۔ قانون کا احترام کرنے والے۔ اور حکومت کو ہر اڑے وقت میں مدد دینے والے فرقہ کے لوگوں کے متعلق اس طرح کھلم کھلا کہا جائے۔ اور حکومت کوئی نوٹس نہ لے۔ قتل کا حادثہ ہو جانے کے بعد بھی نہ لے۔ تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ قانون شکن اور فتنہ پرداز لوگوں سے مرعوب ہے۔ یا یہ کہ وہ ایک معزز احمدی کے خون کی کوئی قدر و قیمت نہیں سمجھتی۔ حالانکہ وہ احمدی نہ صرف حکومت کی وفادار رعایا کا ایک فرد تھا۔ بلکہ اس نے شاندار جنگی خدمات بھی ادا کی تھیں۔ اور اپنی جان کو حکومت کی اغراض کی خاطر کئی بار خطرات میں ڈالا تھا۔

ہمیں یہ معلوم کر کے بے حد افسوس ہوا ہے۔ کہ مقامی پولیس نے ابھی تک قاتلوں میں سے کوئی گرفتاری نہیں کی۔ صرف ایک شخص کو گرفتار کیا گیا ہے۔ جس کے خلاف سازش قتل کا الزام ہے مگر جب پولیس قاتلوں کے خلاف کچھ نہیں کر رہی۔ تو سازش کے خلاف کچھ کرنے کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔

ان حالات میں ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اعلےٰ ذمہ وار حکام صوبہ سرحد کو اس حادثہ کی طرف پھر توجہ دلائیں۔ اور ان پر واضح کر دیں۔ کہ جماعت احمدیہ نے اسے بہت شدت کے ساتھ محسوس کیا ہے اور وہ متوقع ہے۔ کہ حکومت سرحد اس بارے میں اسے مطمئن کرنے اور اپنے وقار کو قائم رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔

چونکہ مقامی پولیس سہل انگاری سے کام لے رہی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تفتیش کا کام ایسے افسروں کے سپرد کیا جائے۔ جو قابل ہونے کے علاوہ ہر قسم کی جنبہ داری سے بھی پاک و صاف ہوں۔ اور جن پر پورا پورا بھروسہ کیا جا سکے۔

مسلمان اور نماز

مسلمان اخبارات میں اس قسم کی خبریں تو آئے دن چھپتی رہتی ہیں۔ کہ فلاں مقام کی مسجد خطرے میں۔ فلاں مسجد پر غیر مسلموں نے قبضہ کر لیا۔ لیکن مسجدوں کو آباد کرنے کی ضرورت کبھی محسوس نہیں کرتے۔ اس وقت مساجد کی جو حالت ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ عام طور پر وہ سنسان اور غیر آباد پڑی رہتی ہیں۔ نماز پڑھنے کے لئے اول تو کوئی آتا نہیں۔ اور اگر آئے۔ تو اکیلے ٹکریں مار کر چلا جاتا ہے کاش مسلمان نماز کی ادائیگی کے اہم فریضہ کی طرف متوجہ ہوں۔ اور صحیح معنوں میں نماز ادا کریں۔

دراصل عام لوگ نہ تو نماز کے معانی جانتے ہیں۔ اور نہ خدا تعالےٰ کی طرف انہیں حقیقی رجوع حاصل ہوتا ہے۔ اس وجہ سے وہ نماز کے قریب نہیں پھٹکتے۔ اور جو پڑھتے ہیں۔ وہ حقیقی لذت اور سرور سے محروم ہونے کی وجہ سے محض عادتاً پوری کرتے ہیں نماز کی لذت ایمان کے بغیر نہیں آ سکتی۔ اور ایمان مامور وقت کو قبول کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔

۳۱ جولائی السابقون الاولون کے دوسرے دور کی آخری تاریخ ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک نہایت ضروری ارشاد ان احباب کے پیش کیا جا رہا ہے۔ جو باوجود انتہائی کوشش کے ۳۱ مئی تک اپنے وعدوں کو پورا نہیں کر سکے۔ ایسے احباب کو اب پوری ہمت اور کوشش سے کام لینا چاہیئے۔ فرمایا " وہ جو مئی تک اپنے وعدوں کو پورا نہیں کر سکے انہیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اپنے وعدوں کو جون یا جولائی میں ادا کریں۔ تا ان کی غفلت کا کفارہ ہو سکے "۔

پھر فرماتے ہیں۔ " میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جو لوگ وعدے کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچے۔ چاہیئے کہ جو دوست السابقون میں ہونا چاہیں وہ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں۔ جن سے یہ نہ ہو سکے ان کے لئے دوسرا دور جولائی کے آخر تک ہے۔ اور وہ جولائی کے آخر تک ادا کریں "۔

زمیندار احباب کو بھی یاد ہوگا۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا کہ ان کی فصل جون میں نکل آتی ہے۔ اس لئے ان کو بھی ۳۰ جون تک اپنا وعدہ پورا کر دینا چاہیئے ایک معتدبہ حصہ زمیندار احباب کا اپنے وعدے ۳۱ مئی تک ادا کر چکا ہے۔ اب باقی دوستوں کو اس ماہ میں ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر بعض احباب نہ ادا کر سکیں تو ہر زمیندار اور شہری جماعت کے فرد کو کوشش کر کے ۳۱ جولائی تک ادا کرنا چاہیئے۔ کیونکہ سابقون کے دوسرے دور کی یہ آخری تاریخ ہے۔ پس اب تحریک جدید کے مجاہدوں کو ۳۱ جولائی تک اپنے وعدے پورے کرنے چاہئیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا کرے آمین (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

واردات

از چودھری عبد الرشید صاحب تبسم بی۔ اے

مرے در پہ بہ امید اجابت خود اثر آیا
اب اپنی قسمتوں کا دو بدو ہم فیصلہ کر لیں
جو باتیں رات کے پچھلے پہر خلوت میں کیں اپنے
تمہارے خون کا ہر قطرہ تم سے قوم مانگے گی
منڈیریں باندھ لو کھیتوں کی مد و جزر سے پہلے
یہ مصنوعی خدا غرقاب ہو کر پھر نہیں اٹھتے
امیر کارواں بجلی کی چشمک کیا غنیمت ہے
مرا مقصد جہانگیری نہیں افلاک گیری ہے
ملے ہیں کاتب تقدیر سے ہم بعد مدت کے
گدائی کے عصا کو چوب شاہی سے بدلتا ہوں
قیامت۔ اس کا حیلہ تھا ہمیں دیدار دینے کا

اٹھ اے دست دعا شب ہو چکی وقت سحر آیا
خدا ہر مدعا سننے کو گردوں سے اتر آیا
انہیں اب مشتہر کرنے کا وقت اے نامہ بر آیا
جوانو! اب مقام ضبط ذوق نظر آیا
کہ سیلاب حوادث کے دامن میں گھر آیا
سفینہ بندگی کا ڈوب کے ہر بار ابھر آیا
ظلام شب میں منزل کا نشاں مجھ کو نظر آیا
مرے تسخیر کے حلقے میں شمس آیا قمر آیا
زمیں کے وارثوں کو ڈھونڈنے وہ کل ادھر آیا
کسی اہل نظر کے فیض سے مجھ کو ہنر آیا
سنا جب صور اسرافیل تو میں دوڑ کر آیا

طمانچے موج دریا کے سہے بر سوال تبسم نے
مقام گفتگو کیا ہے جو وہ بن کر گہر آیا

تقرر عہدہ داران مال

(۱) جماعت احمدیہ بہاولپور شہر کے لئے مرزا محمد سیف اللہ خانصاحب فاروقی کو اور بابو عزیز محمد خانصاحب کو علی الترتیب سیکرٹری مال و محاسب اور امین مقرر کیا جاتا ہے۔ (۲) چودھری غلام نبی صاحب کو جماعت احمدیہ قیام پور ضلع گوجرانوالہ کے لئے سیکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔ (۳) بابو محمد عالم صاحب کی جگہ میاں جان محمد صاحب کو سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کیمبل پور مقرر کیا جاتا ہے۔ ناظر بیت المال

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دنیا کی محبت ہر بدی کی ابتدا ہے

" اس وقت توحید صرف زبان پر رہ گئی ہے۔ سچا موحد کوئی نظر نہیں آتا۔ ہر ایک دل دنیا کی محبت میں غرق ہو رہا ہے۔ کسی کو دین کے واسطے ذرہ برابر کام کہا جاتا ہے۔ تو وہ سوچ بچار میں پڑ جاتا ہے۔ اس وقت دین غریب بے کس اور یتیم ہو رہا ہے۔ یہ کلمہ نہایت موزون سچا اور بابرکت ہے۔ کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ دنیا کی محبت ہر بدی کی ابتدا ہے۔ اکثر لوگ دنیا ہی سے محبت کے سبب ہلاک ہو رہے ہیں۔ ورنہ وہ جانتے ہیں۔ کہ جس مذہب اور طریقہ کو انہوں نے اختیار کر رکھا ہے وہ اچھا نہیں۔ اکثر ہندو اور آریہ دل سے جانتے ہیں۔ کہ ان کے اصول اور فروع اچھے نہیں ہیں۔ ہزاروں عیسائی بخوبی آگاہ ہیں کہ عیسےٰ ایک انسان تھا۔ اور وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن دنیا کی محبت ہے جو انہیں کچھ کرنے نہیں دیتی۔ اور زیادہ تر عیسویت کی امداد میں عورتیں ہیں جو جاہل ہیں۔ اور شرک عورت سے ہی شروع ہوا ہے۔ اور عورتوں کے ساتھ ہی اس کا قیام ہے۔ یورپ کے عالم اور فاضل لوگ اس کے قائل نہیں رہے۔ اور در حقیقت عیسوی مذہب ایسا ہے۔ کہ فطرت انسانی اس کو دھکے دیتی ہے۔ فطرت اس کو مان ہی نہیں سکتی۔ اگر درمیان میں دنیا کا تعلق اور محبت نہ ہوتی۔ تو ان کا ایک گروہ کثیر آج ہی مسلمان ہو جاتا۔ بعض لوگ مدت تک بظاہر عیسائی رہ کر بالآخر مرتے وقت یہ وصیت کر جاتے ہیں۔ کہ ہم مسلمان ہیں ہماری تجہیز و تکفین اسلام کے مطابق ہو "۔

(احمدی غیر احمدی میں کیا فرق ہے ص۵)

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ امسال ۲۷-۲۸ جون ۱۹۴۲ء بروز ہفتہ اتوار منعقد ہوگا۔ بیرونی جماعتوں کے احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ جلسہ میں شمولیت فرما کر مشکور فرمائیں۔ خوراک اور رہائش کا انتظام بذمہ انجمن ہوگا۔ اس دفعہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری۔ چودھری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم۔ چودھری دل محمد صاحب اور دیگر علماء کرام تشریف لائیں گے۔ ان ایام میں کانفرنس خدام الاحمدیہ بھی ہوگی۔ جس میں صاحبزادہ صاحب تقریر فرمائیں گے۔ ضلع سیالکوٹ کے تمام خدام کی حاضری ضروری ہے۔

خاکسار قاسم الدین جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

ضروری اعلان

۱۸ جون کے الفضل میں ایک اعلان کے سلسلہ میں جو یہ لکھا گیا ہے۔ کہ سلطان محمود احمد صاحب مالک " سلطان برادرز " یہ درست نہیں ہے۔ وہ اس دوکان کے واحد مالک نہیں بلکہ اس دکان کے میری طرح ایک حصہ دار ہیں۔ خاکسار نور احمد سنوری حصہ دار دوکان سلطان برادرز قادیان

حصہ وصیت میں اضافہ

احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ ۱/۱۰ حصہ کم از کم قربانی ہے۔ مومن کو قربانی میں ترقی کر کے اگلے درجہ " ۱/۳ " کرنا چاہیئے۔ اس لئے احباب وقتاً فوقتاً اپنی وصیت کے حصہ میں اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اب جناب شیخ ناصر احمد صاحب مجاہد تحریک جدید نے ۱/۳ حصہ سے ۱/۸ حصہ وصیت کا کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ انکو بیش از پیش ترقی دین و دنیا میں عطا فرمائے آمین دیگر دوستوں کو بھی اس طرف متوجہ کرتا ہوں۔ اور اپنی وصیت میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

ذکر حبیب علیہ السلام

روایات جناب حافظ عبد العلی صاحب برادر حضرت مولوی شیر علی صاحب

بتوسط صیغہ تالیف وتصنیف قادیان

(۱)

مباحثہ مابین عبداللہ آتھم وحضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بمقام امرتسر میں عاجز بھی شامل تھا۔ حضور علیہ السلام کو اپنے دلائل کے اثبات میں قرآن شریف کی آیات ازبر یاد تھیں۔ اور پوری یاد تھیں۔ عاجز اور ایک اور حافظ صاحب کا یہ کام تھا۔ کہ حضور علیہ السلام کو سیپارہ۔ سورۃ۔ اور رکوع کا پتہ عرض کردیں۔ تا کہ سبا قرآن شریف کھول کر وہ جگہ نکال کر پیش کر دیتے۔ عاجز چند دن کے بعد علیگڑھ الیف۔ اے میں داخل ہونے کے لئے چلا گیا۔

(۲)

ڈاکٹر مارٹن کلارک والے مقدمہ اقدام قتل میں ایک دفعہ حضور علیہ السلام کپتان ڈگلس کے سامنے بمقام بٹالہ پیش تھے۔ ظہر کی نماز کا وقت آگیا۔ حضور نے نماز پڑھنے کے لئے عدالت سے اجازت چاہی۔ عدالت نے اجازت دے دی۔ حضور بڑے خوش ہوئے۔ اور فرمایا۔ کہ عرصہ (غالباً بیس سال فرمایا) ہوا مجھے ایک خواب آیا تھا۔ کہ میں ایک بادشاہ یا حاکم کے روبرو پیش ہوں نماز کا وقت آگیا۔ میں نے اس سے نماز کی اجازت چاہی۔ اس نے مجھے اجازت دے دی۔ آج وہ خواب پورا ہوگیا۔ میں اس وقت موجود تھا۔ جب آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

(۳)

ایک دفعہ کسی مقدمہ کے دوران میں آپ گورداسپور مع خدام تشریف رکھتے تھے۔ بشیخ علی احمد صاحب وکیل کی کوٹھی پر آپ کے ارد گرد بہت سے خدام بیٹھے رہتے مگر آپ خلوت کو بہت پسند فرماتے۔ چھوٹی سی کوٹھی تھی۔ آپ خلوت کے حصول کے لئے چھوٹے کمرے میں تشریف لے جاتے۔

(۴)

اسی مقدمہ کے آغاز میں مارٹینو مجسٹریٹ ضلع امرتسر نے آپ کے نام وارنٹ گرفتاری جاری کیا۔ اسی اثنا میں وہ مقدمہ عدالت ضلع گورداسپور میں قانونی بناء پر تبدیل ہوگیا۔ اور وارنٹ گرفتاری منسوخ ہوگیا۔ معمولی اطلاع نامہ کے ذریعہ اطلاع بیابی ہوئی آپ کو حالات معلوم ہوئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ خدا کی راہ میں ہم ہتھکڑی کو سونے کا کنگن خیال کرتے ہیں۔ خوش ہوتے اور خوشی سے پہنتے ہیں۔ یہ ارشادات آپ نے نچلے گول کمرہ میں فرمائے۔

(۵)

آپ شام کا کھانا مع خدام چھوٹی مسجد کی چھت پر تناول فرماتے۔ میں بھی کئی دفعہ پاس بیٹھنے کا شرف حاصل کرتا آپ کھانا بہت تھوڑا کھاتے۔

(۶)

عشا کی نماز سے پہلے اور کھانا تناول فرمانے کے بعد اسی مسجد کی چھت پر مع خدام تشریف رکھتے۔ اس وقت کئی ایک خادم آپ کے پاؤں دباتے۔ ایک دفعہ آپ نے فرمایا۔ کہ جو لوگ میرے پاؤں دباتے ہیں۔ ان کے روحانی حالات مجھے رات بوقت دعا معلوم ہوتے ہیں میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔

(۷)

ایک دفعہ موسم گرما میں ظہر کی نماز کے وقت آپ تشریف لائے۔ اور فرمایا۔ مجھے الہام ہوا ہے۔ بردت عینی لطفلی اور نہایت وثوق سے فرمایا۔ کہ بشیر (حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب) کی آنکھیں اچھی ہو جائیں گی۔ ان دنوں ان کی آنکھوں سے بہت پانی آتا۔ اور گیڈ بھی بہت رہتی تھی۔ یہ عاجز بھی اس ارشاد کے وقت حاضر تھا۔

(۸)

ایک دفعہ موسم گرما میں ظہر سے پہلے تخلیہ میں چھوٹی مسجد میں حضور نے مجھ سے ایک انگریزی کتاب پڑھوا کر سنی (چند دن کے لئے ایسا ہوا) یہ کتاب کسی یہودی نے عیسائیت کی تردید میں لکھی تھی۔ یہ غالباً ۱۸۹۸ء کا واقعہ ہے۔

(۹)

آپ نہایت اعلیٰ اخلاق رکھتے تھے۔ ایک دفعہ بعد نماز صبح سیر کے لئے باہر تشریف لائے۔ مرزا نظام الدین صاحب کے مکان کے بڑے دروازہ کے سامنے ایک چبوترہ تھا۔ وہاں آپ کا ایک غریب اور عاجز سا خادم بیٹھا تھا۔ اس کی حالت و پوشاک نہایت معمولی تھی۔ آپ نے اس سے پوچھا۔ بخار کا کیا حال ہے اس نے جواب دیا۔ حضور! بخار فلاں وقت ہو جاتا ہے۔ اس پر آپ اندر تشریف لے گئے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد ایک گلاس دودھ۔ اور ایک گولی کونین لے آئے۔ اور اسے یہ دونوں چیزیں استعمال کے لئے دے دیں۔

(۱۰)

آپ کا اسوہ حسنہ یہ تھا۔ الحب للہ والبغض للہ۔ آپ مرزا نظام الدین وغیرہ سے اس لئے قطع تعلق رکھتے تھے۔ کہ ان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہ تھا۔

(۱۱)

آپ ۲/۱ نیم خوابیدہ نگاہیں رکھتے تھے۔

(۱۲)

میں بوقت خطبہ الہامیہ موجود تھا۔ حضور علیہ السلام کی آواز اس وقت بدلی ہوئی تھی۔ ضلع سیالکوٹ کا ایک سید ملہم (احمدی) میرے پاس بیٹھا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا۔ کہ فرشتے بھی سننے کے لئے موجود ہیں۔

(۱۳)

مسمٰی ٹوانا ضلع شاہ پور سے ایک سکھ معہ اپنے لڑکے کے آیا۔ اس کے لڑکے کو غالباً تپدق کا مرض تھا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ سے علاج کرانے آیا تھا۔ اس لڑکے کا باپ دعا کے لئے حاضر ہوتا۔ آپ دعا فرماتے۔ آپ کو الہاماً ایک نسخہ معلوم ہوا جو اس پر حضرت مولوی صاحب کی معرفت استعمال کرایا گیا۔ اور وہ لڑکا شفایاب ہوگیا۔ اب وہ نسخہ تپدق کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

حضرت میر عنایت علی صاحب کی روایت صحیح ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق حضرت میر عنایت علی صاحب کی روایتوں میں ڈپٹی کمشنر کے حکم کے متعلق جو بیان میر صاحب موصوف کا ہے۔ وہی صحیح ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (جیسا کہ بعض روایات میں بیان کیا جاتا ہے) امرتسر نہیں آئے تھے۔ بلکہ وہیں مقیم تھے۔ اور طبعی طور پر بھی حضور کو اپنی چٹھی کے جواب کا انتظار کرنا تھا۔ جواب خود آگیا تھا۔ اور حضور نے لدھیانہ کا قیام اس اثنا میں ترک نہیں فرمایا۔ چنانچہ ڈپٹی کمشنر لدھیانہ کی چٹھی مورخہ ۶ اگست ۱۸۹۱ء جو ازالہ اوہام کے ٹائیٹل پر طبع ہوئی ہے۔ اس کا ثبوت ہے ۵ر اگست ۱۸۹۱ء کو حضور نے خط لکھا۔ ۶ر کو اس کا جواب مل گیا۔ یہ واقعاتی ثبوت اس امر کا ہے۔ کہ حضور نے اس موقعہ پر امرتسر جانے کا اور لدھیانہ چھوڑنے کا ایک منٹ کے لئے بھی ارادہ نہیں فرمایا۔ خاکسار عرفانی کبیر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی معصومیت اور استغفار

معاندین اسلام خصوصاً عیسائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ چونکہ قرآن میں آپ کو استغفار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور آپ کی طرف گناہ کو نسبت دی گئی ہے۔ جیسا کہ آتا ہے۔ فاصبر فان وعد اللہ حق واستغفر لذنبک (سورۂ مومن ع ۱) یعنی تو صبر کر کیونکہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ اور اپنے گناہ کی بخشش طلب کر۔ پھر آتا ہے۔ واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات (سورۃ محمد ع ۲) یعنی اپنے گناہ کی اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے بخشش طلب کر۔ پھر کہا گیا ہے انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر (سورۂ فتح ع ۱) یعنی ہم نے تجھے واضح اور کھلی فتح دی ہے۔ تاکہ اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے۔ اس لئے آپ (نعوذ باللہ) گنہگار تھے۔ اور گنہگار نبی کیونکر ہوسکتا ہے۔ مگر یہ اعتراض سراسر باطل اور بے بنیاد ہے۔

اول اس لئے کہ قرآن کریم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معصومیت اور طہارت کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور اس بات کا چیلنج دیا ہے۔ کہ آپ کا کوئی گناہ ثابت کرے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ولقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون (یونس ع ۲) یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں سے کہہ دے۔ کہ میں یقیناً تم میں ایک لمبی عمر اس سے پہلے گزار چکا ہوں۔ پس کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے یعنی میرا تم میں تمہارے جیسا بشر ہوکر چالیس سال کے قریب عمر بسر کرنا نہایت پاکیزگی اور طہارت میں اور جوانی میں بھی ہر گناہ و بدی سے دور رہنا ثابت کرتا ہے۔ کہ میں نے افترا نہیں کیا۔ مگر باوجود اس زبردست چیلنج کے سب مخالفین خاموش رہے۔ سو ان کا آپ کی طرف کوئی برائی منسوب کرنے سے عاجز آجانا آپ کی معصومیت کی زبردست دلیل ہے۔ پس معلوم ہوا کہ مخالفین نے قرآن مجید کی پیشکردہ آیات سے بالکل غلط استدلال کیا ہے۔

دوم اس اعتراض کے غلط اور باطل ہونے کی یہ وجہ ہے کہ ذنب کا لفظ صرف گناہ کے لئے نہیں بولا جاتا۔ بلکہ چھوٹی سی غلطی سے لے کر بہت بڑے گناہ تک بولا جاتا ہے۔ خواہ وہ عمداً ہو یا سہواً۔ چنانچہ مفردات راغب میں لکھا ہے۔ یستعمل فی کل فعل یستوخم عقباہ یعنی (ذنب) کا لفظ ہر ایک فعل میں جس کا انجام بُرا ہو استعمال کیا جاتا ہے۔ سو ذنب کے معنی صرف گناہ کرنا اور تخصیص کرنا غلطی ہے۔ جبکہ اس کے معنی غلطی اور خطا کے بھی ہیں۔ چنانچہ آیت ولہم علی ذنب (شعراء ع ۱) میں موسےٰ علیہ السلام کا غلطی سے ایک شخص کو مار دینے کو ذنب سے تعبیر کیا گیا ہے۔

پس ان آیات میں ذنب کے معنی خطا اور لغزش کے ہوسکتے ہیں۔ جو ہر انسان کا خاصہ ہے۔ اور یہ نبی سے بھی ظہور پذیر ہوسکتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے سیاسی تمدنی معاشرتی کاموں میں کوئی غلطی کرنا اور خدا تعالےٰ کا اسے بخشش دینا یا بخشش طلب کرنا یہ آپ کی نبوت کی شان کے منافی نہیں

سوم۔ یہ اعتراض اس لئے غلط ہے کہ استغفار کے معنی صرف گناہ کی بخشش چاہنا اور مغفرت کے معنی صرف گناہ بخش دینا غلط کئے گئے ہیں۔ حالانکہ مغفرت کے معنی ہیں پہلے گناہوں کی سزا سے بچانا اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھنا۔ چنانچہ مفردات راغب میں لکھا ہے المغفرۃ من اللہ ھو ان یصون العبد من ان یمسہ العذاب یعنی اللہ تعالےٰ کی مغفرت یہ ہے۔ کہ بندہ کو وہ عذاب سے بچالے یعنی خواہ وہ بچانا پہلے گناہ بخش کر ہو یا آئندہ گناہوں سے بچا کر نیز اس کا مادہ غفر ہے۔ جس کے معنی ڈھانپنے اور کسی چیز کے روکنے کے ہیں۔ چنانچہ مغفر خود کو کہتے ہیں۔ جو انسان کے سر کو ایذا اور دشمن کے وار سے بچاتی ہے۔ پس ان آیات میں استغفار اور مغفرت کے معنی آئندہ غلطیوں سے بچانے کے ہیں۔

ہاں سورۂ فتح کی آیت کے متعلق کہا جاسکتا ہے۔ کہ وہاں پر خدا تعالےٰ ما تقدم وما تاخر فرماتا ہے۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں ذنب بمعنی غلطی ہے اس لئے گناہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دوم یہ کہ یہ محاورہ ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ تمام کے تمام مثلاً کہتے ہیں اضرب من لقیت ومن لا تلقیت تریں جس سے ملا اس کو بھی ماروں گا۔ اور جس کو نہ ملا اس کو بھی۔ حالانکہ جس کو نہ ملے اس کو مارنا محال ہے پس یہاں پر عموم مراد ہے۔

چہارم یہ کہ استغفار گناہوں کے بخشوانے اور محفوظ رہنے کے لئے ہی نہیں کیا جاتا بلکہ روحانی اور جسمانی ترقی کے حصول کے لئے بھی کیا جاتا ہے۔ جیسے قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ جنتی جنت میں دعا کریں گے۔ ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا (تحریم ع ۲) یعنی اے ہمارے رب ہمارا نور کامل کر اور ہمیں بخش۔ حالانکہ جب وہ جنت میں داخل ہوگئے۔ تو گناہوں سے پاک و مطہر ہوکر داخل ہوئے۔ پس یہاں پر جنتیوں کا استغفار روحانی ترقی کے لئے ہے۔

غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو چونکہ اللہ تعالےٰ نے معصوم قرار دے دیا ہے۔ اس لئے آپ کا استغفار مندرجہ بالا اغراض کے لئے تھا۔

پنجم۔ ان آیات میں ذنب کا لفظ مصدر ہے۔ اور مصدر کی اضافت کبھی فاعل کی طرف ہوتی ہے اور کبھی مفعول کی طرف جیسے امرؤالقیس کے اس شعر میں ہے ؎

تسلت عمایات الرجال عن الصبا
ولیس فؤادی عن ھواک بمنسل

لوگ جوانی کی جہالتوں کو اس زمانہ کے گزر جانے کے بعد بھول گئے۔ لیکن میرا دل تیرے عشق و محبت کو نہیں بھولنے کا۔ اس شعر میں ھوی مصدر کی ک مفعول کی طرف اضافت ہے۔ پس ذنبک سے مراد لوگوں کے گناہ ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کئے گئے۔ یعنی تیرہ سال کے لمبے عرصہ تک آپکو اور آپ کے متبعین کو بے رحمی اور سنگدلی سے سخت تکالیف پہنچائی گئیں۔ اور ظلم و ستم کیا گیا۔ اور پھر مدینہ میں جاکر حملہ آور ہوئے پس اللہ تعالےٰ نے ان آیات میں اشارہ فرمایا کہ فتح اور نصرت کے وقت اپنی قوم کے گناہوں کو بخشوانا اور عفو سے کام لینا۔ کیونکہ تیرا یہ عفو سے کام لینا ہمیشہ کے لئے نظیر و مثال رہے گا۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔

ششم ذنبک سے مراد وہ گناہ ہیں۔ جو یہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے تھے یا آئندہ کسی زمانہ میں کرنے والے تھے۔ سو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تو اپنے گناہوں سے جو جھوٹے طور پر تیری طرف منسوب کئے جاتے ہیں یا کئے جائیں گے اللہ تعالےٰ سے بخشش طلب کرتا اور مثلاً مخالفین کا آپ کو غیر عادل قرار دینا اور طرح طرح کے جھوٹے الزام لگانا وغیرہ وغیرہ۔ پھر سورۂ فتح میں فرمایا ہم نے تجھے فتح کہ عطا کی ہے تاکہ تیری طرف منسوب کردہ تمام کے تمام گناہ بخش دیں۔ کیونکہ عربوں کا یہ یقین تھا۔ کہ مکہ کو کوئی گندہ شخص فتح نہیں کرسکتا۔ اس کو صرف نیک شخص ہی فتح کرسکتا ہے۔ سو اللہ تعالےٰ نے

(محمد ابراہیم)

قدرتِ ثانیہ کا مظہر ثانی

ہمارا ایمان ہے۔ کہ اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے اپنی سنت کے ماتحت گم کردہ رہ زمانہ کی راہنمائی کی خاطر عین اسی طرح مبعوث فرمایا۔ جس طرح گزشتہ زمانہ میں مختلف انبیاء کو مبعوث فرماتا رہا۔ خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعویٰ کو منہاج نبوت پر پیش فرمایا۔ اور حضور کی زندگی میں اس عقیدہ کو وضاحت کے ساتھ شائع کیا جاتا رہا۔ اور اس کی تائید ان لوگوں نے بھی کی۔ جو اب اپنی بقیہ زندگی کا مقصد اس اصل کو غلط ثابت کرنا سمجھ رہے ہیں۔ حالاتِ زمانہ میں انقلاب آتا ہے۔ خود نفس انسانی بھی انقلابات سے محفوظ نہیں رہتا۔ لیکن تعجب اس پر ہے۔ جس کے دل میں انقلاب آ چکا ہو۔ مگر وہ اس کا اقرار نہ کرے جس گروہ کا اس وقت میں ذکر کر رہا ہوں۔ اس کے عمائدین نے اس ذہنی انقلاب سے قبل کے زمانہ میں ایسا مواد تحریرات کے رنگ میں مہیا کر دیا ہے۔ کہ وہ ان کے موجودہ دعاوی اور دلائل کو باطل ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس وقت ایک ایسی مثال پیش کی جاتی ہے۔ اور منصف مزاج قارئین سے درخواست ہے۔ کہ یا تو وہ ان سے ان کی سابقہ تحریرات۔ اور موجودہ روش میں تطبیق کا مطالبہ کریں۔ اور یا پھر انہیں اس بات پر مجبور کریں۔ کہ وہ کم از کم پہلی تحریرات کی منسوخی کا اعلان کر دیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے قبل ایک رسالہ "الوصیت" کے نام سے رقم فرمایا جس میں اپنی وفات کی اطلاع جماعت کو دی۔ اور نہایت اہم نصائح و ہدایات فرمائیں۔ حضور نے مخلصین کے دلوں سے اس المناک خبر کے رنج کو دور کرنے کی غرض سے حسب ذیل تسلی بخش الفاظ میں جماعت کو مخاطب فرمایا۔ "سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی (قرب وفات کی خبر) غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی۔ جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی ..... سو ضرور ہے۔ کہ تم پر میری جدائی کا دن آئے۔ تا بعد اس کے وہ دن آئے جو دائمی وعدہ کا دن ہے ..... میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرتِ ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔" (الوصیت صفحہ ۶-۷)

مرسل یزدانی کے ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ قدرتِ ثانیہ کا ظہور حضورؑ کی وفات کے بعد ہوگا۔ پس قدرت ثانیہ خلافت ہی ہے۔ جو رسول کی زندگی میں نہیں۔ مگر اس کی وفات کے بعد قائم کی جاتی ہے۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں:۔ "پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالےٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے وقت میں ہوا۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے۔ اور صحابہ رضؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھلایا۔" (الوصیت صفحہ ۸)

اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ خلافت ہمیشہ جماعت احمدیہ میں رہے گی "کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔" یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ ایک وجود نہیں ہوگا۔ کیونکہ انسان فانی ہے۔ اگر بقا کے لئے لائق ہے۔ تو سب سے زیادہ نبی کی ذات ہے۔ لیکن جب اسے بھی دوام و بقا نہیں تو دوسرا کس طرح دائمی قرار پا سکتا ہے پس لازم ہوا۔ کہ قدرتِ ثانیہ ایک نہیں بلکہ "میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔" ان واضح تصریحات کی موجودگی میں ہمیں بجا حق ہے۔ کہ ہم اپنے پیغامی بھائیوں سے مطالبہ کریں۔ کہ وہ قدرتِ ثانیہ کہاں ہے؟ خدا تعالےٰ کے وعدے کیا ہوئے۔ وہ قیامت تک منقطع نہ ہونے والا دائمی سلسلہ کدھر گیا؟ حضور تو فرماتے ہیں "وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا۔ جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔" (صفحہ ۸) کیا خدا تعالےٰ نے اپنی اس قدیم سنت کو ترک کر دیا۔ درآنحالیکہ "اب ممکن نہیں ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔"

غیر مبائع دوست حضرت مولوی نور الدین رضؓ کو خلیفۃ المسیح اول تسلیم کرتے رہے ہیں۔ لیکن اب وہ اس کوشش میں ہیں۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کو خلیفۃ المسیح کی حیثیت ہی نہ دیں۔ ابتداء میں وہ لکھ چکے ہیں "ہم ہیں خدا تعالےٰ کے فضل سے انبیاء کرام کے جانشینوں میں سے ہمارے بزرگ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام زندہ موجود ہیں۔" (پیغام صلح ۱۷ فروری ۱۹۱۴ء)

پھر حضرت خلیفہ اول رضؓ کی وفات کے بعد یہ ہوا "احباب کو اطلاع رہے۔ کہ کوئی خلیفہ ابھی تک ہماری جماعت نے متفقہ طور پر منتخب نہیں کیا۔ اس معاملہ کو اہل الرائے احباب کے مشورہ سے طے کیا جائے گا۔" (اعلان سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن پیغام صلح ۷ مارچ ۱۹۱۴ء)

گویا جماعت کے خلیفہ کی دائمی ضرورت کا اقرار ہے۔ اور خلافت کا انکار ایک خیال ثانی ہے۔ جو بعد میں مصلحت وقت کے پیش نظر گھڑ لیا گیا۔ اور حیرت اور مزید حیرت یہ ہے۔ کہ خلافت ہی کو قدرت ثانیہ قرار دیا جا چکا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیے۔ ان الفاظ کو جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے لئے ان کی زندگی میں استعمال کئے گئے۔

"ایک مقدس و بابرکت وجود حضرت اقدس مرشدنا و امامنا رئیس المتقین مظہر قدرت ثانی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بروح القدس۔" (اخبار پیغام صلح ۲۷ نومبر ۱۹۱۳ء)

ان الفاظ کو پڑھ کر حیرت ہوتی ہے۔ کہ کس طرح آج اس راستہ کو ترک کیا گیا جسے خدا کے مسیح نے ان لوگوں کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور نہ صرف یہ بلکہ آج تک یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ ہم نے اپنے عقائد میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ کاش ان کی طرف سے تبدیلیٔ عقیدہ کا اعلان ہو جاتا اب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء سے گذارش ہے۔ کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے۔ کہ آپ لوگوں کے نزدیک (کم از کم ۱۹۱۳ء تک) قدرتِ ثانیہ سے مراد خلافت احمدیہ تھی؟ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ قدرتِ ثانیہ کا سلسلہ عارضی نہیں ہے بلکہ دائمی قرار دیا جا چکا ہے کیا یہ حقیقت نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قدرت ثانیہ کو ایک وجود نہیں۔ بلکہ ایک سے زیادہ وجود قرار دیا ہے؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ قدرتِ ثانیہ خدا تعالےٰ کا ایک وعدہ ہے۔ جس کے پورا ہونے کے متعلق حضورؑ نے بڑی تحدی سے پیشگوئی فرمائی؟ اگر یہ سب سچ اور بالکل سچ ہے۔ تو اب آپ بتائیں۔ کہ اس قدرتِ ثانیہ کا مظہر ثانی کون ہے۔ مظہر اول آپ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو قرار دے چکے ہیں۔ خلافت اولیٰ کے بعد کے ایک اعلان میں خلافت کے سلسلہ کو قائم رکھنے کا اعلان کر چکے ہیں۔ آپ نے ابھی تک اپنے ان سابقہ اعلان کی منسوخی کا اعلان نہیں کیا۔ تبدیلیٔ عقیدہ کا اظہار نہیں کیا۔ ہم نہیں اگر کوئی دوسرا آپ سے آپ کے بیانات اور موجودہ روش میں تطبیق کا مطالبہ کرے۔ تو آپ کے پاس کیا جواب ہے حقیقت یہی ہے۔ کہ آپ کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔ آپ یقیناً یقیناً قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثانی کو دنیا کے سامنے پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ اور ہمیں فخر ہے۔ کہ ہمیں بوجہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے سچے حامل ہونے کے کسی کے سامنے ندامت سے سر جھکانا نہیں پڑتا۔ ہم پورے زور کے ساتھ اس امر کو پیش کرتے ہیں۔ کہ خدائی وعدے برحق تھے۔ قدرت ثانیہ کا مظہر اول حضرت خلیفہ اول رضؓ کی ذات بابرکات تھی۔ اور قدرت ثانیہ کا مظہر ثانی سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح

صوبیدار خوشحال خانصاحب کے قتل کے خلاف قرار دادیں

(۱)

جماعت احمدیہ مزنگ کا ایک جلسہ مسجد احمدیہ اسلامیہ پارک میں تاریخ ۱۲ جون ۴۲ بوقت مغرب منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

(۱) جماعت احمدیہ مزنگ کا یہ اجلاس صوبیدار خوشحال خان صاحب کے محض احمدی ہونے کی وجہ سے ظالمانہ قتل پر دلی رنج والم کا اظہار کرتا ہے اور ذمہ دار افسران کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ اس کی پوری پوری تفتیش کر کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔ تا ایسے واقعات کے اعادہ کا احتمال نہ ہے۔

۲۔ جماعت احمدیہ مزنگ کا یہ جلسہ صوبیدار خوشحال خان صاحب کے ظالمانہ قتل پر ان کے پسماندگان سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ شہید کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کا محافظ و مددگار ہو۔ خاکسار عبدالستار

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مزنگ لاہور

(۲)

۱۲ر جون احمدی اصحاب کا اجتماع ہوا جس میں حسب ذیل قرار داد پاس کی گئی۔

جماعت احمدیہ کلانور کا یہ اجلاس اپنے ایک مخلص بھائی صوبیدار خوشحال خان صاحب احمدی کے قتل کے واقعہ کی طرف حکام سرحد کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہے۔ کہ ان مجرمان کو جنہوں نے یہ سنگدلانہ فعل کیا ہے۔ قرار واقعی سزا دیں۔ موقعہ قتل پر قاتلان کا یہ تحریر چھوڑ جانا۔ کہ "قادیانی مذہب کو چھوڑ دو۔ اور رسول کریمؐ کا دین خراب مت کرو۔ ورنہ سب قتل کر دیئے جاؤ گے۔" گویا تمام احمدیوں کو چیلنج ہے۔ لہذا حکومت کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ ایسی حالت میں جبکہ ایک گروہ ایسے مفسدانہ خیال دل میں رکھتا ہے۔ اگر اس کو قرار واقعی سزا نہ دی گئی۔ تو یہ ایک خطرناک بات ہوگی۔ خاکسار گلاب الدین

سکرٹری جماعت احمدیہ کلانور ضلع گورداسپور

(۳)

۱۳ر جون کے اجلاس میں حسب ذیل قرار داد پاس کی گئی۔

مجلس خدام الاحمدیہ دہلی کا یہ خاص اجلاس صوبیدار خوشحال خان صاحب سکنہ مینی تحصیل صوابی علاقہ سرحد کے بے دردانہ اور وحشیانہ قتل پر انتہائی غم وغصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور یہ مجلس ہز ایکسی لینسی وائسرائے صاحب بہادر اور سر جارج کننگھم گورنر صوبہ سرحد کی خدمت میں نہایت پُر زور الفاظ میں عرض کرتی ہے کہ گورنمنٹ کے وقار اور رعب کو قائم رکھنے اور قیام امن کے لئے ازبس ضروری ہے۔ کہ مجرموں کو جلد سے جلد تلاش کر کے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔ جو دوسروں کے لئے عبرت اور لاکھوں افراد جماعت احمدیہ کے زخمی دلوں کی تسلی اور اطمینان کا باعث ہو۔

قرار پایا کہ مندرجہ بالا ریزولیوشن کی نقول وائسرائے صاحب بہادر۔ گورنر صاحب بہادر صوبہ سرحد۔ ڈپٹی کمشنر مردان۔ اخبار "الفضل" اور دفتر مرکزیہ کو بھیجی جائیں۔ خاکسار ہدایت اللہ منصور قائد مجلس خدام الاحمدیہ دہلی

(۴)

۱۶ر جون ۱۹۴۲ء کو جماعت احمدیہ قصور کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوا۔ جسمیں صوبیدار خوشحال خان صاحب کے دردناک قتل کے متعلق اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ اور حسب ذیل قرار داد پاس کی گئی۔

جماعت احمدیہ قصور گورنر جنرل بہادر اور گورنر صاحب صوبہ سرحد سے پُر زور گذارش کرتی ہے۔ کہ غیر جانبدار تحقیقات کرائی جائے۔ اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچا کر اپنی عدل گستری کا ثبوت دیا جائے۔ تا دنیا جہان کے احمدیوں کے مجروح دلوں کی تسلی کا باعث ہو نیز ہمیں یقین کامل ہے۔ کہ حکومت صوبیدار صاحب مرحوم کے پسماندگان اور علاقہ کے دیگر احمدیوں کی حفاظت کا خاطر خواہ انتظام کرے گی۔ خاکسار عبدالرحمٰن ملک

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قصور

ضلع سیالکوٹ کی جماعتیں فوری توجہ کریں!

خدام الاحمدیہ ضلع کانفرنس

شہر سیالکوٹ کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر مجلس مرکزیہ مورخہ ۲۸ ر ماہ احسان بروز اتوار بوقت صبح ڈسٹرکٹ خدام الاحمدیہ کانفرنس کا انتظام کر رہی ہے۔ اس کانفرنس میں ضلع سیالکوٹ کی تمام مجالس کے نمائندگان کی حاضری ضروری ہے۔ ضلع کی جن جماعتوں میں ابھی تک خدام الاحمدیہ قائم نہیں۔ انکو فوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسی جماعتیں اپنی جماعت کے مخلص اور باثر نوجوانوں کو نمائندگی کے لئے ضرور بھجوائیں تاکہ انکی جماعت میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اس مبارک اور اہم تحریک کے مطابق نوجوانان سلسلہ صحیح رنگ میں منظم ہو کر احمدیت کی حقیقی خدمت کر سکیں۔

اس سلسلہ میں ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں کو بذریعہ خطوط بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔ لیکن بعض جماعتوں کو غلطی سے جلسہ کی صحیح تاریخ نہیں دی جا سکی۔ وہ نوٹ فرمالیں۔ کہ شہر سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۷ – ۲۸ ر ماہ احسان کو منعقد ہوگا۔ اور خدام الاحمدیہ کا اجتماع انشاء اللہ تعالےٰ جلسہ کے دوسرے روز یعنی مورخہ ۲۸ ر ماہ احسان بروز اتوار ہوگا۔

کانفرنس میں شمولیت کے لئے مندرجہ ذیل جماعتیں اپنے نمائندے بھجوانے کے متعلق بالخصوص توجہ فرمادیں۔

بن باجوہ۔ بہلول پور۔ بوبک مرال۔ بھاگو وال۔ ظفر وال۔ مالو کے تتلے عینو والی۔ بکو بھٹی۔ نارو وال۔ ڈہریانوالہ۔ دھنی دیو۔ ننگل اندھیر۔ رنگے پور دھرگ میانہ۔ داعی والہ۔ بدوملہی۔ چندر کے منگولے۔ خانانوالی۔ میانوالی۔ کوٹ باجوہ

ھیڈ مرالہ - چوب پور - سیالکوٹ چھاؤنی - کوٹ آغا - بیادی ڈوگراں - کوٹلی لوہاراں - کھیوہ کلاسوالہ - مہدی پور - بھاڈیار - کوٹ کریم بخش - بھڈال - منوطہ فتح گڑھ - منڈیکی بیریاں - رائے پور قادر آباد - کٹھروہ - جہور - چانگریاں مانگا - چونڈہ - گھٹیالیاں - دانہ زیدکا - قلعہ صوبہ سنگھ - پسرور - عزیز پور ڈوگری - گھنوکے ججہ موسے والا - سمبڑیال - ڈسکہ - کوروال - بوبڑ تھانوالہ - درگانوالی - اور ابھاگو بھٹی گوہلہ پور - وزیر آباد - جموں توی -   خاکسار خلیل احمد جنرل سکرٹری خدام الاحمدیہ مرکزیہ

شائقین سنسکرت کے لئے بہترین موقعہ

سنسکرت کلاس کے لئے تعلیم یافتہ طلباء کی ضرورت ہے خواہ وہ سند یافتہ نہ ہوں - انہیں کئی سہولتیں دی جائیں گی - مثلاً فیس معاف - مستحق طلباء کو معقول امدادی وظیفہ - اس لئے خواہشمند آج ہی اپنی اپنی درخواستیں پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کے پتہ پر بھیجدیں -   پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

کتاب شہادۃ القرآن بکڈپو سے منگوائیں

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے - کہ اسدفعہ امتحان کیلئے شہادۃ القرآن مقرر کی گئی ہے - امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۶/ جولائی بروز اتوار ہوگا - بعض دوست کتاب کے لئے دفتر خدام الاحمدیہ کو لکھ دیتے ہیں - حالانکہ انکو یہ کتاب بکڈپو سے مل سکتی ہے - احباب امتحان کے لئے یہ کتاب بکڈپو سے منگوائیں - کتاب کے لئے ڈاک کا خرچ پانچ پیسے فی کتاب زائد ارسال کریں - قیمت چار آنے ہے -   مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جناب میر قاسم علی صاحب کے مکان کے متعلق اعلان

کچھ عرصہ ہوا - اخبار "الفضل" میں میری طرف سے یہ اعلان کیا گیا تھا - کہ حضرت میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق مرحوم کی جائیداد کی وراثت میں حصہ دار ہونے کے اگر کوئی مدعی ہوں تو مجھے مطلع کریں - مگر کسی نے اب تک کوئی ایسا دعوےٰ نہیں کیا اس وقت تک ان کی بیوہ کے سوا کوئی اور وارث اُن کا ثابت نہیں ہوا - میر صاحب مرحوم کے قرضہ جات کی ادائیگی کے لئے مکان کا رہن یا بیع کرنا ضروری ہے - اس لئے اگر کوئی دعویدار موجود ہو - تو اپنا حق ثابت کرے - ورنہ بعد میں نظارت امور عامہ ذمہ وار نہ ہوگی -   (ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان)

خریداران رسالہ فرقان کی خدمت میں گذارش

احباب کرام میں سے بعض دوستوں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اور اس کے بعد بھی یہ اطلاع دی تھی - کہ رسالہ فرقان انکے نام جاری کر دیا جائے - رقم چندہ وہ بعد میں ارسال کرینگے چنانچہ اب تک پرچہ باقاعدگی سے اُن کے نام جاری رہا ہے - لیکن تاحال ان کی طرف سے رقم چندہ سالانہ مبلغ ایک روپیہ موصول نہیں ہوئی - لہٰذا اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ جن دوستوں کی طرف سے رسالہ فرقان کا چندہ سالانہ موصول نہیں ہوا - انکے نام جون کا خاص پرچہ "عدالتی بیان نمبر" ارسال نہ کیا جائے - تاوقتیکہ وہ اپنے چندہ کی رقم ارسال نہ کر دیں - اور آئندہ بھی انکے نام پرچہ نہیں جائیگا - لہٰذا احباب مطلع رہیں - اور کوشش کرکے اپنے ذمہ کی رقم فوراً ارسال فرما دیں - کوپن منی آرڈر پر نمبر خریداری ضرور درج کریں - یا کم از کم یہ ذکر ضرور ہو - کہ وہ نئے خریدار ہیں یا سابقہ -   خاکسار عبدالرحمٰن انور سکرٹری مال مجلس فرقان احمد قادیان

داخلہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۱۵/ جولائی ۱۹۴۲ء سے ۲۵/ جولائی ۱۹۴۲ء تک ہوگا - درخواست داخلہ ۷/ جولائی ۱۹۴۲ء تک پرنسپل طبیہ کالج کے دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے - اور دفتر کی جانب سے مقرر کی ہوئی تاریخ پر امیدوار کو مع اسناد حاضر ہونا چاہیئے - تعداد مقررہ کے پورا ہو جانے کے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہ کیا جائے گا - قواعد داخلہ مفت طلب کئے جا سکتے ہیں -   عطاء اللہ بٹ ایم - ڈی - پرنسپل

احباب سے ایک ضروری درخواست

"الفضل" مورخہ ۱۶ - ۱۷ - ۱۸/ جون میں ان احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے - جن میں سے بعض کا چندہ ختم ہو چکا ہے - اور بعض کا ۲۰/ جولائی ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے - ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں - جو خود بخود چندہ ارسال فرما دیا کرتے ہیں - ہم تمام احباب سے گذارش کرتے ہیں کہ ۳۰/ جون تک چندہ ارسال فرما دیں اور کوشش کریں - کہ سال کا یکمشت چندہ ادا ہو جائے - جو احباب اس تاریخ تک چندہ ارسال نہ فرمائیں گے - اور نہ وی - پی روکنے کی اطلاع دیں گے - اُن کی خدمت میں یکم جولائی کو وی - پی ارسال ہونگے

منیجر "الفضل"

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

قاہرہ ۲۱ جون - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ دشمن کی فوجوں نے بڑی طاقت کے ساتھ طبروق کی قلعہ بندیوں پر حملہ کیا اور اتحادی فوجوں کے شدید مقابلہ کے باوجود ہمارے مورچوں کو توڑنے میں کامیاب ہو گئیں اور شہر کے اندر ایک بڑے رقبہ پر قبضہ کر لیا۔ محوریوں نے اعلان کیا ہے کہ طبروق کی فوجوں نے ہتھیار ڈال دئے ہیں۔ اور گو لنڈن میں اسکی تصدیق تو نہیں ہو سکی۔ مگر اسکو غیر اغلب قرار نہیں دیا جاتا۔ ریوٹر کے نامہ نگار کے بیان کے مطابق لیبیا میں فوجی صورت حالات بہت نازک ہے۔ دشمن کی فوج کے اگلے دستے مصر کی سرحد کی طرف مارچ کر رہے ہیں اور اب تک وہ باردیہ میں داخل ہو چکی ہونگی۔ جنرل رومیل نے دعویٰ کیا ہے کہ اسے بہت مضبوط کمک پہنچ چکی ہے۔

واشنگٹن ۲۱ جون - یہاں کے بعض حلقوں کا بیان ہے۔ کہ امریکہ میں مسٹر چرچل کی آمد کا ایک بڑا مقصد مسٹر روز ویلٹ کو اس طرف متوجہ کرنا ہے۔ کہ مصر کی حفاظت ہر قیمت پر کی جائے۔

لزبن ۲۱ جون - اطالوی ریڈیو کا بیان ہے کہ سپین کے وزیر خارجہ نے آج دو گھنٹے تک مسولینی سے ملاقات کی۔ کاؤنٹ چیانو بھی اسوقت موجود تھا۔

ماسکو ۲۱ جون - سبسٹاپول پر جرمنوں کے حملوں خصوصاً ہوائی حملوں کی کوئی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ فضا جرمن طیاروں سے بھرتا رہتی ہے۔ شہر کے مورچے توڑ دینے کے جرمن دعویٰ کو غلط بتایا گیا ہے۔ آج انہوں نے جنوب میں اہم ناکوں پر قبضہ کا دعویٰ کیا ہے۔ روسی بڑی بہادری سے لڑ رہے ہیں گو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کب تک لڑائی کو جاری رکھ سکینگے۔ معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے اپنی فوجوں کو پیغام بھیجا ہے کہ ۲۳ جون تک ضرور سبسٹاپول پر قبضہ کر لیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس میں کامیاب ہو گئے تو ہٹلر کاکیشیا اور ترکی پر حملہ کرنے کے لئے بحیرۂ اسود کو استعمال کرنے کے قابل ہو جائیگا۔

واشنگٹن ۲۲ جون - بحری محکمہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانیوں نے جزائر الیوشن میں سے ایک جزیرہ کسکا پر قبضہ کر لیا ہے جو الاسکا سے صرف سات سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ یاد رہے کہ جزائر الیوشن سائیبیریا کے مشرق میں روس اور امریکہ کے درمیان واقعہ ہیں۔ انکی تعداد ۱۵۰ ہے۔ اور ایک ہزار میل لمبائی میں پھیلے ہوئے ہیں آبادی بہت ہی تھوڑی ہے۔ جاپان کا مقصد یہ ہے۔ کہ ان جزیروں سے امریکن طیارے اڑ کر جاپانی شہروں پر آسانی سے بمباری نہ کر سکیں۔

واشنگٹن ۲۱ جون - امریکہ کے بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ ورجینیا کے ساحل کے قریب ایک تجارتی جہاز غرق ہو گیا۔ اور ایک اور کو نقصان پہنچا۔ ایک اور بہت بڑے تجارتی جہاز کو مشرقی ساحل کے قریب ڈبو دیا گیا۔ ایک اور امریکن جہاز کو بحیرہ کیریبین کے پانیوں میں ڈبو دیا گیا۔ خیال یہ ہے کہ یہ جہاز ان بحری سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہوئے ہیں جو جرمن آبدوزوں نے امریکن ساحل کے نزدیک بچھا دی ہیں۔ مڈوے کے قریب ایک امریکن طیارہ بردار جہاز پر بھی حملہ ہوا۔ اور اسے نقصان پہنچا۔

لاہور ۲۱ جون - نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۰ جون کی رات کو کالکا شملہ ریلوے پر ٹکسل اور کالکا کے سٹیشنوں کے درمیان دو ڈاکوؤں نے ریل موٹر کو کھڑا کر کے گولیاں چلائیں اور فائر کر کے تین مسافر اور ڈرائیور کو ہلاک کر دیا۔ ہلاک ہونیوالوں میں پنجاب بوائے سکاؤٹس کا کمشنر بھی تھا۔ باقی دو فوجی افسر تھے۔ ڈاکو مسافروں کا سامان لوٹ کر لے گئے۔

ڈشی ۲۱ جون - چیکوسلواکیہ کے ڈمی پریذیڈنٹ نے اعلان کیا ہے کہ اگر کسی چیک نے جرمنی کے ساتھ کوئی غیر وفادارانہ حرکت کی۔ تو اُسے سخت سزا دی جائیگی۔ اگر چیکوں نے جرمنی سے وفاداری نہ کی۔ تو جرمنی بھی ان کے متعلق اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہ کرے گا۔

ماسکو ۲۱ جون - روس پر جرمن حملہ کی سالگرہ کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے رُوس کے صدر اعظم کالینن نے روس کے سرکاری اخبار میں لکھا ہے کہ ہمیں اپنی فتح کا کامل یقین ہے۔ جرمن فوج اب اس قابل نہیں رہی کہ سارے محاذ پر عام حملہ بول سکے۔ اسکی فتوحات کے سلسلہ کو ہم نے روک دیا ہے۔

لنڈن ۲۱ جون - معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ اور شمالی آئرلینڈ میں امریکن فوجیں اب بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ امریکہ کا بحری بیڑا بھی اب شمالی سمندروں میں موجود ہے۔ چنانچہ ملک معظم نے اس کا معائنہ بھی کیا ہے۔

کراچی ۲۱ جون - ہندوستان میں مقیم امریکن فوجوں کے کمانڈر انچیف نے یہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امریکن فوجوں کے ہندوستان آنے کے پس پردہ کوئی مالی صنعتی یا سیاسی مقصد نہیں۔ ہم صرف اسلئے یہاں آئے ہیں کہ اتحادی اقوام کی جنگی کوششوں میں مدد کی جاسکے۔

بمبئی ۲۱ جون - ایک چینی نیوز ایجنسی کی اطلاع ہے کہ منچوریا میں چینی حملوں کی شدت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ تین ہزار جاپانی زخمی سپاہی کشتیوں کے ذریعہ نانچنگ لائے گئے ہیں۔

بمبئی ۲۱ جون - یہاں کھانڈ کی روزانہ کھپت تین ہزار من ہے اور اسکے ملنے میں دقت پیش آ رہی ہے۔ حکومت نے برآمد کی ممانعت کر دی ہے۔ لاہور میں بھی کھانڈ ملنے میں مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ بالخصوص چھوٹے بیوپاریوں کو نہیں مل رہی۔ ملوں والے بڑے بڑے سوداگروں کو دیتے ہیں۔

ماسکو ۲۱ جون - معلوم ہوا ہے کہ روس اور ہندوستان کے درمیان پامیر کی سطح مرتفع میں سیکے اور گندھک کی بہت سی کانیں دریافت ہوئی ہیں۔

ماسکو ۲۲ جون - سوویٹ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ خارکوف کے شمال میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ جرمن فوج کی تعداد یہاں روز افزوں ہے۔ مگر جرمنوں کو بہت نقصان پہنچایا جا رہا ہے اور بہت سا سامان جنگ ہمارے قبضہ میں آ رہا ہے۔

ڈھاکہ ۲۱ جون - آج یہاں چھرا گھونپنے کی تیرہ وارداتیں شہر کے مرکزی علاقہ میں ہوئیں۔ ایک شخص مر بھی چکا ہے۔

لنڈن ۲۱ جون - برطانیہ کے سابق وزیر سپلائی نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے جو ٹینک روس کی مدد کیلئے بھیجے۔ وہ اگر لیبیا جاتے تو وہاں ہماری فوجی پوزیشن بہت زیادہ مستحکم ہوتی۔ مگر ہمیں فخر ہے کہ ہم نے اپنے وعدوں کو نبھانے کیلئے پوری پوری قربانی کی۔ یہ امر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یورپ میں دوسرا مورچہ قائم کرنے کا کام آسان نہیں۔

لنڈن ۲۱ جون - روس کو امداد دینے کیلئے یہاں ایک ہفتہ کا افتتاح کرتے ہوئے نائب وزیر اعظم نے کہا کہ روس کو بدستور امداد دی جائیگی۔ روسیوں نے جرمنوں کے ہتھیار کند کر دیئے ہیں۔ اور وہ وقت آنے والا ہے۔ جب وہ جارحانہ حملہ شروع کریں گے۔

چنگنگ ۲۱ جون - چین کی وزارت رسل و رسائل نے اعلان کیا ہے کہ گذشتہ سال چین کے رستہ روس کو ۳۵ ہزار ٹن مال بھیجا گیا ہے۔

چنگنگ ۲۱ جون - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جنرل چیانگ کائی شیک کی فوجوں نے جاپانیوں کی سپلائی لائن کے کمزور حصوں پر حملے کر کے مشرقی چین میں جاپانی حملہ کو روک دیا ہے۔ اور اب جاپانی فوجیں یہاں سے پسپا ہو رہی ہیں۔ انہیں احساس ہو چکا ہے کہ چار سو میل لمبی کیانگسی چیانگ ریلوے لائن پر وہ اپنا قبضہ بحال نہیں رکھ سکتے تاہم کینٹن سے شمال کی جانب انکی پیشقدمی جاری ہے۔

دہلی ۲۱ جون - ہوائی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۰ جون کو ہمارے ہوائی جہازوں نے برما میں اکیاب۔ ماگوے اور بعض دوسرے شہروں پر زبردست بمباری کی۔ اور فوجی ٹھکانوں پر مشین گنوں سے گولیاں چلائیں۔ ہمارے تمام جہاز سلامتی سے واپس آ گئے۔

لنڈن ۲۱ جون - وشی کے سرکاری حلقوں میں یہ خدشہ بہت بڑھ رہا ہے کہ آزاد فرانس میں کمیونسٹوں و جنرل ڈیگال کے حامیوں کو منظم کیا جا رہا ہے۔ تا جب اتحادی فوجیں فرانس میں اتریں تو فوراً بغاوت ہو جائے۔

لنڈن ۲۱ جون - لکسمبرگ کے ایک گاؤں میں چند طلباء نے ہٹلر کے خلاف نعرے لگائے تھے اس وجہ سے ان پر ۲۲ ہزار پونڈ جرمانہ نازی حکام کی طرف سے کیا گیا ہے۔

انقرہ ۲۱ جون - ترکی پریس نے اس امر پر اظہار طمانیت کیا ہے کہ برطانیہ نے ترکی کی خوراک کی ضروریات پوری کر دی ہیں۔ ترکی نے برطانیہ کی فوجی ضروریات کیلئے اپنے جنگلوں سے لکڑی مہیا کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ جس سے مشرق وسطیٰ میں برطانی فوجی سرگرمیوں میں بہت مدد مل سکے گی۔ پہلے یہ لکڑی جہازوں پر دور دراز سے آتی تھی۔

لنڈن ۲۱ جون - یہ شکایت عام تھی کہ جاپانی برطانی قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے مگر اب جاپانیوں نے بین الاقوامی ریڈ کراس سوسائٹی کے نمائندوں کو قیدیوں کے بعض کیمپوں کے معائنہ کی اجازت دی تھی۔ اور انکا بیان ہے کہ قیدیوں کے ساتھ جاپانیوں کا سلوک برا نہیں۔ قید خانوں کے حالات اچھے ہیں اور عنقریب قیدیوں کو خوراک بہم پہنچانے کے متعلق برطانیہ اور جاپان میں ایک سمجھوتہ ہو جائے گا۔

حیدر آباد دکن ۲۱ جون - ڈیوک آف گلوسٹر اپنے دورہ کے سلسلہ میں یہاں تشریف لائے اور فارغ ہو کر حضور نظام کے نام ایک پیغام بھیجا جسمیں کہا کہ میں اس بات کو خوش قسمتی پر محمول کرتا ہوں کہ مجھے ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ میں نے محسوس کیا کہ ریاست میں اتحادیوں کی آخری فتح کا غیر متزلزل جذبہ موجود ہے۔

واشنگٹن ۲۱ جون - کینیڈین سفیر نے ایک بیان میں بتایا کہ کولون پر ایک ہزار برطانی بمباروں نے جو حملہ کیا تھا اسکے ہوا بازوں میں ایک ہزار کینیڈین تھے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر ۔ غلام نبی۔